تعارف و تبصرہ

درس حدیث (پانچ صد منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح)

تالیف : ادارۂ اصلاح و تبلیغ کی طرف سے مقررہ بورڈ۔

صفحات : ۵۱۰، کاغذ لکھائی چھپائی درمیانہ، مجلد۔

قیمت : بارہ روپیے۔

ملنے کا پتہ : مسلم اکاڈمی ۱۸ - ۲۹، محمد نگر، لاہور۔

ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور نے سنہ ۱۹۵۵ء سے سنہ ۱۹۶۵ء تک پندرہ روزہ درس قرآن شائع کیا تھا اس کے ہر شمارے میں آخری دو صفحے درس حدیث کے لئے وقف تھے، زیر تبصرہ کتاب انہی درس حدیث کا مجموعہ ہے۔ ہر صفحہ پر پہلے ایک حدیث عربی میں نقل کی گئی ہے پھر اسکا اردو ترجمہ لکھا گیا ہے پھر اس کا حوالہ دینے کے بعد اس کی تشریح کی گئی ہے۔

اس کام کے لئے ادارۂ اصلاح و تبلیغ نے مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (مرحوم) مولانا حافظ مرغوب احمد۔ حاجی عبدالواحد اور حافظ نذر احمد صاحبان پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کردیا تھا آخر میں جب یہ دروس حدیث کتابی شکل میں شائع کئے گئے تو نظر ثانی کا کام حافظ نذر احمد صاحب کے سپرد کیا گیا۔

اس مجموعہ میں صلوۃ و زکوۃ و صوم و حج سے متعلق فقہی تفاصیل تو نہیں ملیں گی لیکن معاشرہ میں ان ارکان اربعہ سے جو خوبیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو بہت سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کا اعلی نمونہ تھے یہ کتاب زندگی کے مختلف گوشوں میں آپ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالنے کی مبارک کوشش ہے۔ بیشتر مندرج احادیث

مشکوۃ المصابیح سے ماخوذ ہیں عربی عبارتوں میں جابجا کتابت کا معمولی سہو ہے تاہم کتاب کی احادیث میں اس سے کوئی قابل ذکر کمی محسوس نہیں ہوگی کیونکہ قارئین کی اکثریت اردو خواں ہے ۔

تیز رفتار ترقی پذیر علمی معیار پر کسی کلام کو صحیح ثابت کرکے اس کی ایسی تشریح کرنا جو آج کے ذہن کو مطمئن کردے نہایت نازک اور مشکل کام ہے اس کٹھن مرحلہ میں عقلی تفاوت کی وجہ سے اختلافات کا ظہور ناگزیر ہے ۔ ایک عقل جو ابھی گھٹنوں چل رہی ہے اور دوسری جو سمندروں کی غواصی اور اس کی تہوں میں چھان بین کررہی ہے دونوں کے لئے ایک تاویل کافی نہیں ہوگی تاہم گھٹنوں چلنے والی عقل کے لئے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا سامان مہیا نہ کرنا بڑا ظلم ہوگا۔

صفحہ ۲۸ پر ”شرالامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ کا ترجمہ یوں دیا گیا ہے ”اور بدترین چیزیں وہ ہیں جو نئی نکلی ہوئی ہیں اور جو بدعت ہے گمراہی ہے“ ۔ اسی صفحہ پر تشریح میں ہے :

”آپ نے فرمایا کہ بدترین چیز وہ ہے جو نئی نکلی ہوئی ہے یہ بدعت اور گمراہی ہے یہاں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے ۔ بعض لوگ بدعت کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں اچھی اور بری حالانکہ جس عمل کا بہتر ہونا ثابت ہوجائے وہ بدعت رہتا ہی نہیں بلکہ اس سے لغوی بدعت مراد ہے کیونکہ بدعت دو قسم کی ہے ایک شرعی اور دوسری لغوی، شرعی بدعت سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے ثبوت پر شرعی دلیل نہ ہو اور لغوی بدعت ہر نئے کام کو کہتے ہیں جو ہر روز ہوتے رہتے ہیں “

اقتباس بالا میں پہلے تو بدعت کی دو قسموں کی تردید کی گئی ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ [illegible] ہوتیں ہے اچھی نہیں [illegible] ایک شرعی جو برا ہوتی لیکن آخر میں [illegible]

ہوتی ہے اور دوسری لغوی جو ہر نئے کام کو کہتے ہیں جس میں برائی بھلائی دونوں کا احتمال ہے ۔

اسی صفحہ پر آخری دو سطریں اس طرح ہیں :

’’کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کے علاوہ اور ان کی تعلیمات کے منافی جو نیا کام بھی ہوگا وہ بدعت کہلائے گا یعنی دین کے نام پر اگر کوئی شخص کوئی نئی بات دین میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا وہ بدعت ہوگی اور بدعت گمراہی ہوتی ہے،،

ہمارے خیال میں مذکورہ بالا عبارت سے بدعت پر قدرے روشنی پڑتی ہے ۔ دراصل ’’بدعت،، دینی اصطلاح ہے ۔ اب جب بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے نہ نئی ایجادات مراد ہوتی ہیں نہ نئے کام نہ نئی باتیں، تکمیل دین کے بعد جو کچھ دین میں اضافہ کیا جائے اور اسے دینی فریضہ قرار دے دیا جائے ’’بدعت،، ہوتا ہے ۔ بالعموم بدعت برا کام نہیں ہوتی کیونکہ برا کام تو ویسے ہی لوگوں کی نظروں میں ناپسندیدہ اور حرام ہوتا ہے، چوری بدمعاشی فحاشی بدعت نہیں کہلاتیں، بدعت وہ نیک کام ہوتا ہے جسے انسان اپنے طور پر دینی حیثیت دے کر اسے اپنے اور دوسروں کے لئے لازم قرار دیدیتا ہے اور دین میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی ۔ اگر کوئی نیک کام رضاکارانہ انفرادی طور پر کیا جائے اور اسے دینی حیثیت نہ دی جائے دوسروں پر اس کی انجام دہی لازم نہ قرار دی جائے تو وہ بدعت نہیں بنے گا ۔

صفحہ ۲۰۷ پر ’’وعدے کا پاس،، کے تحت حدیث کے الفاظ ’’فذکرت بعد ثلاث فاذا ھو فی مکانہ فقال لقد شققت علی أنا ھھنا منذ ثلاث انتظرك ،، کا ترجمہ یوں دیا گیا ہے :

’’جب یاد آیا تو تین دن گزر چکے تھے میں گیا تو دیکھا آپ اسی جگہ

پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا تم نے مجھ پر بڑا بھاری بوجھ ڈال دیا
میں تین دن سے یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں،، -

ممکن ہے یہ کسی ایسے میلہ یا منڈی کا واقعہ ہو جہاں کئی دن
تاجر ٹھہرتے ہیں، ورنہ تین دن تک کسی غیر رہائشی جگہ پر ٹھہر کر انتظار
کرتے رہنا عادۃً اور اصولاً سمجھ میں آنے والی بات نہیں یا پھر آپ کا
یہ قول ایسا ہی ہے جیسے بازار میں خرید و فروخت کرنے والا ایک تاجر کسی
وعدہ پر نہ پہنچنے والے شخص سے کہے کہ وعدہ کے مطابق تین دن سے ہم
تمہارا یہاں انتظار کرتے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہمیں بہت زحمت اٹھانا پڑی -

تین دن کے بجائے تین گھڑیاں بھی مراد لی جاسکتی ہیں جو انتظار میں
بہت گراں گزرتی ہیں عربی کے قاعدہ کے مطابق یہاں معدود مؤنث ہونا ضروری
ہے جو ''ساعات،، بھی ہوسکتا ہے اور ''لیال،، بھی -

اگر کسی کو یہی اصرار ہو کہ آپ تین دن تک مسلسل اسی جگہ
تشریف فرما رہے اور وہاں سے ادھر ادھر نہ گئے تو ہم اس کی تردید بھی نہیں
کرنا چاہتے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے معانی کا دوسرا رخ بھی
واضح کردیں -

صفحہ ۳۰۲ پر ''جائداد کی محبت،، کے تحت نہایت خوش اسلوبی سے
دولت کی محبت اور سرمایہ پرستی کے انجام بد سے متنبہ کیا گیا ہے آخری سطور
بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:

''یہ ٹھیک ہے کہ بظاہر ریاست زمینداری اور سرمایہ داری سے حدیث
میں سختی کے ساتھ نہیں روکا گیا ہے لیکن کیا انسان میں اتنی سمجھ باقی نہیں
کہ دنیا کی محبت کو ساری خرابیوں کی جڑ سمجھے اور اس اشارے کو سمجھ
جائے کہ سرمایہ داری کا انسان کے لئے سرمایہ بربادی ہونا حدیث سے بالکل
ظاہر ہے اور ٹھیکہ داری زمینداری سرمایہ داری غرض امن عالم کی تمام صورتوں

کی صاف صاف مخالفت نظر آرہی ہے اور شخصی اجارہ داریوں کو بھی یہی حدیث ہلا رہی ہے . . . . . . "

اس عبارت میں دنیا کی محبت جسے ساری خرابیوں کی جڑ بتایا جا رہا ہے اس کے بارے میں یہ توضیح ضروری ہے کہ وہ ایسی محبت ہوتی ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی حدود میں رہنے اور اللہ کا بندہ بننے کے بجائے خواہشات نفسانی اور ذاتی مفاد کا بندہ بن جاتا ہے، ورنہ دنیا اور اس میں انسانوں کے فائدہ کی جتنی چیزیں ہیں ان سے متوازن محبت رکھنا کوئی گناہ نہیں نہ اس سے فساد کا خطرہ باقی رہتا ہے، ہر محبت کو اللہ کی محبت کے تابع رکھنا ضروری ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: والذین آمنوا أشد حبا للہ ۔ (البقرة : ۱٦٥)

اس حدیث کی تشریح میں زمینداری، کرایہ خوری، رئیسی، سود خوری، محنت کے پھل عوام تک پہنچانے کے لئے درمیانی لوگوں کے دھندے، سبھی کو معاشرے کے لئے مضرت رساں اور اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔

کتاب کے اہم ابواب میں سے "اسلام اور مسلم، علم اور علماء، اسلامی معاشرہ، اخلاق حسنہ اور مال و دولت"، خاص طور پر قابل توجہ ہیں اس قسم کے پچاس سے زائد موضوعات ہیں جن کے تحت پانچ سو عنوانات قائم کرکے زندگی کے مختلف گوشوں پر اسلامی اخلاقیات کی ترجمانی کی گئی ہے ۔

مجموعی طور پر کتاب طلبہ اور عام تعلیمیافتہ مسلمانوں کے لئے مفید ہے ۔

(عبدالرحمن طاہر سورتی)

کتاب: مکمل اشاریہ تفسیر ماجدی

مرتب: حافظ نذر احمد پرنسپل شبلی کالج،

ناشر: مسلم اکادمی ۱۸ - ۲۹ محمد نگر علامہ اقبال روڈ، لاہور۔

قیمت: تین روپیہ ۔

محترم مولانا عبدالماجد دریابادی کی شخصیت گرامی اور ان کی تفسیر